ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈاپ

نومبر 2006

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامتِ زراعت (معاشیات وتجارت)-21 ڈیوس روڈ پنجاب لاہور

فون نمبر 042-9201094, 9200754 ویب سائٹ: www.punjabagmarket.info

زرعی اجناس کی پیداوار کا معاملہ صنعتی اشیاء سے یکسر مختلف ہے۔ صنعتی اشیاء کی پیداوار کو طلب اور منڈی میں قیمت کے مطابق کم یا زیادہ کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ تمام زرعی اجناس کی صورتحال مختلف ہے۔ ایک کاشتکار کے کسی فصل کیلئے مختص کردہ رقبہ کے فیصلہ کے ساتھ ہی آئندہ پیداوار کی قیمت کا تعین ہو جاتا ہے فصل بعد از کاشت یقینی طور پر منڈی میں آئے گی۔ ایک بڑی فصل منڈی میں آنے پر اس جنس کی مجموعی رسد طلب سے بڑھ جاتی ہے نتیجے کے طور پر اس کی قیمت گر جاتی ہے۔ بعض اوقات تو یہ پیداواری لاگت سے بھی کم ہو جاتی ہے۔ اسطرح جب کسان کو اسکی جنس کی قیمت پیداواری لاگت سے کم ملے گی تو آئندہ سال وہ اس فصل کیلئے کم رقبہ زیر کاشت لائے گا۔

درج ذیل عناصر قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کا باعث بنتے ہیں:۔

- پیداواری عناصر کی قیمتوں میں تغیر
- پچھلے سال کی قیمتیں
- ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے پیداوار میں فرق
- موجودہ بین الاقوامی قیمتیں
- قیمتوں کے بارے حکومتی حکمتِ عملی
- صارف کی ترجیح

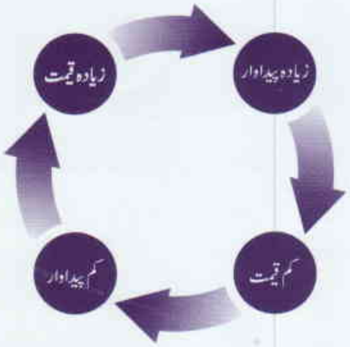

ان تمام مشکلات کے تدارک کیلئے محکمہ زرعی مارکیٹنگ حکومت پنجاب نے ایک نئے ترقیاتی منصوبہ زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کے قیام کا آغاز کیا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت کاشتکاروں اور زراعت سے منسلک تمام کاروباری حضرات کو مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں میں زرعی اجناس کی تازہ ترین قیمتوں اور دیگر معلومات کے بارے میں صحیح اور بروقت اطلاعات فراہم کی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں درج ذیل ذرائع استعمال کیے جا رہے ہیں۔

زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی اہم خدمات

- زرعی مارکیٹنگ کی ویب سائٹ کا قیام www.punjabagmarket.info
- تحقیقاتی رپورٹیں، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس
- سیمینار اور ورکشاپس
- کسانوں، تاجروں اور سٹاف کی ٹریننگ
- زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کی تنصیب
- ٹال فری فون نمبر 0800-51111

زراعت سے تعلق رکھنے والے تمام حضرات سے التماس ہے کہ زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن کی مندرجہ بالا خدمات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں۔

Ashfaq Hussain

ناظم زراعت

(معاشیات وتجارت) پنجاب لاہور

ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈ اپ

گندم

پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی اور اِسکی خوراک کی ضروریات کے پیشِ نظر گندم کی پیداوار میں اضافہ کرنا بہت ضروری ہوگیا ہے۔ سال 07-2006 کیلئے گندم کی فصل کا پیداواری ہدف 22.5 ملین ٹن مقرر کیا گیا ہے۔ جو گذشتہ سال سے 7.90 لاکھ ٹن زیادہ ہے۔ اِسکے لئے 2 کروڑ 9 لاکھ ایکٹر پر گندم کاشت کی جائے گی۔ جو گذشتہ سال سے 3 لاکھ 75 ہزار ایکٹر زیادہ ہے۔ گندم کی فی ایکٹر پیداوار بڑھانے کیلئے حکومت نے اس سال کسانوں کو فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں پر 250 روپے فی بوری سبسڈی دی ہے۔

کِسی بھی فصل کی فی ایکٹر پیداوار بڑھانے میں اس کی منڈی میں قیمت سب سے بڑی ترغیب کے طور پر کام کرتی ہے۔ اور کاشتکار کو اس کی پیداوار کا بہتر معاوضہ دِلانے میں مارکیٹنگ اہم کردار ادا کرتی ہے۔ شہری عوام کو سستا آٹا مہیا کرنے کے لئے حکومت نے گندم کی قیمتوں کو کم سطح پر رکھا ہوا تھا۔ پیداوار کی کم قیمت اور زیادہ لاگت کی وجہ سے کسانوں کے لئے زیادہ گندم پیدا کرنا منافع بخش نہیں تھا۔ اس بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آئندہ فصل کیلئے حکومت نے گندم کی اِمدادی قیمت 415 سے بڑھا کر 425 کردی ہے۔

مندرجہ ذیل گراف میں گندم کی قیمتوں کا پچھلے سال سے موازنہ دکھایا گیا ہے۔ اپریل اور مئی میں جب نئی فصل منڈی میں آتی ہے تو اس کی قیمت باقی مہینوں کے مقابلہ میں کافی کم ہوتی ہے۔ کیونکہ اپریل اور مئی کے مہینوں میں گندم کی کٹائی کے بعد تمام کاشتکار چاہتے ہیں کہ جلد از جلد اپنی گندم کو منڈی میں فروخت کر کے اپنی ضروریات کے لئے رقم حاصل کرسکیں۔ جس سے مجموعی طور پر منڈی میں گندم کی رسد طلب سے بڑھ جاتی ہے اور نتیجہ کے طور پر قیمتیں کم ہو جاتی ہیں۔ کسان کو گندم کی مقررہ قیمت دلوانے کے لئے حکومت اپنی پوری کوشش کرتی ہے جس کے لئے پاسکو اور محکمہ خوراک کے لئے زیادہ سے زیادہ خریداری ہدف مقرر کئے جاتے ہیں۔

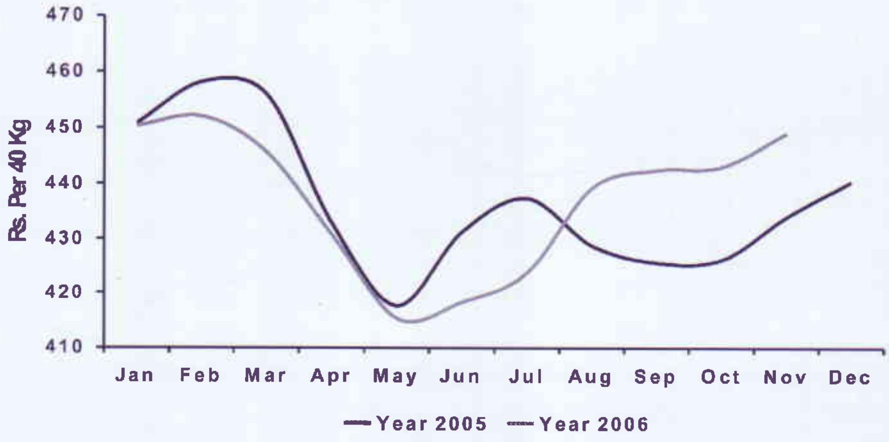

اس ماہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں گندم کی قیمت میں معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا۔ آئندہ مہینوں میں بھی گندم ذخیرہ کرنے کی لاگت میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اضافہ کی وجہ سے گندم کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہوگا۔

مندرجہ ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں گندم کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

نرخ 40 کلوگرام

منڈی	نومبر06	اکتوبر06	نومبر05
لاہور	451	450	442
فیصل آباد	446	449	436
سرگودھا	448	445	428
ملتان	449	437	431
گوجرانوالہ	439	435	432
اوکاڑہ	438	432	417
راولپنڈی	470	470	469
رحیم یارخان	460	430	440
اوسط	449	445	437

مکئی

پاکستان میں مکئی کی فصل بنیادی طور پر دوصوبوں پنجاب اور سرحد میں کاشت کی جاتی ہے۔ پیداواری لحاظ سے صوبہ سرحد کا 50 فیصد اور صوبہ پنجاب کا 49 فیصد حصہ ہے۔ جو کل ملکی پیداوار کا 99 فیصد ہے۔ صوبہ پنجاب میں مکئی کی دو فصلیں خریف اور بہاریہ کاشت کی جاتی ہیں۔ صوبہ پنجاب میں بہاریہ فصل کے مقابلہ میں خریف کی فصل زیادہ کاشت کی جاتی ہے۔ اور یہ صوبہ پنجاب کی کُل پیداوار کا 75 فیصد حصہ ہے۔ یہ فصل ماہ نومبر سے منڈی میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے نومبر سے جنوری کے مہینہ تک مکئی کی قیمتیں باقی مہینوں سے کم رہتی ہیں۔ مرغبانی کی صنعت میں مکئی خوراک کے اہم جُزو کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ گذشتہ سال مرغبانی کی صنعت بحران کا شکار رہی جس کی وجہ سے مکئی کی قیمتیں کافی حد تک کم رہیں۔ لیکن مرغبانی کی صنعت کے بحران سے نکلنے کے بعد آہستہ آہستہ قیمتوں میں استحکام آچکا ہے۔ مندرجہ ذیل گراف میں مکئی کی حالیہ قیمتوں کا پچھلے سال سے موازنہ دکھایا گیا ہے۔

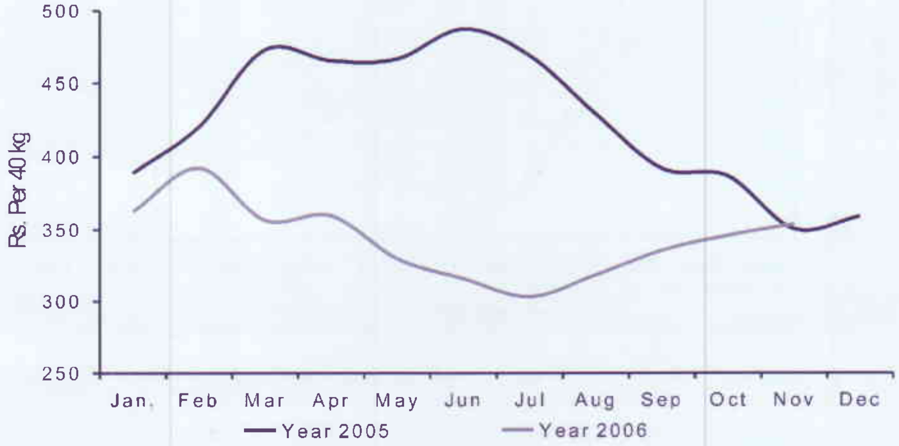

ماہ نومبر میں مکئی کی قیمتیں گذشتہ ماہ کی نسبت زیادہ رہیں اور مرغبانی کی صنعت میں بہتری سے قیمتیں پچھلے سال کے برابر ہو چکی ہیں۔ آئندہ ماہ قیمتوں کے بڑھنے کا رجحان برقرار رہے گا اور یہ پچھلے سال سے بڑھ جائیں گی۔ مندرجہ ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مکئی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

نرخ 40 کلوگرام

منڈی	نومبر 06	اکتوبر 06	نومبر 05
لاہور	384	330	337
فیصل آباد	337	333	309
سرگودھا	380	318	325
ملتان	345	355	390
گوجرانوالہ	331	332	393
اوکاڑہ	363	346	295
راولپنڈی	342	337	320
رحیم یار خان	340	340	330
اوسط	**354**	**336**	**338**

چاول سُپر باسمتی

چاول باسمتی ملکی برآمدات میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان میں اس وقت باسمتی چاول تقریباً 3.9 ملین ایکٹر رقبہ پر کاشت ہو رہا ہے اور اس کی پیداوار 2.6 ملین ٹن ہے۔ جس میں پنجاب کا حصہ 94.10 فیصد ہے اور اس کی پیداوار 2.34 ملین ٹن ہے۔ سال 05-2004 میں پاکستان نے 0.82 ملین ٹن چاول برآمد کئے جس سے 26.07 ارب روپے کا زرِمبادلہ حاصل ہوا۔ اکتوبر میں باسمتی چاول کی نئی فصل منڈی میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے منڈی میں اس کی رسد میں اضافہ ہو جاتا ہے اور نئی فصل کی پرانی فصل کے مقابلہ میں قیمت کم ہوتی ہے۔ درج ذیل گراف میں چاول باسمتی کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

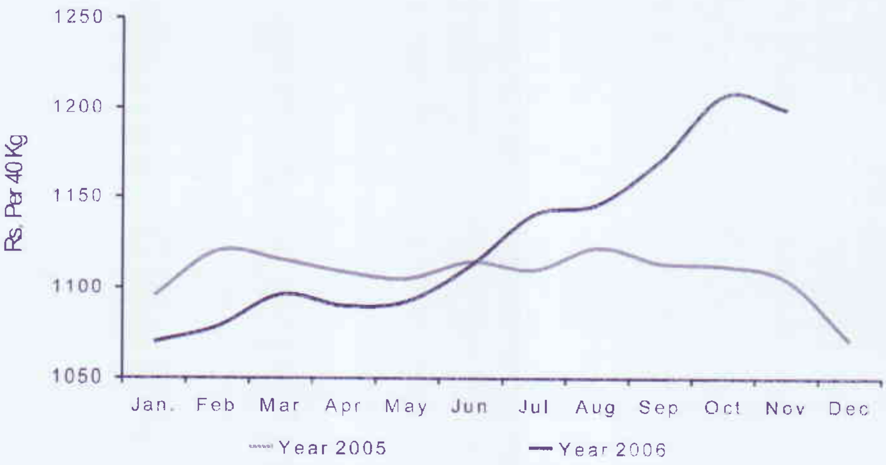

گذشتہ مہینوں کی نسبت نومبر میں سپر چاول کی نئی فصل کی قیمت پرانی فصل کے مقابلہ میں کم رہی۔اس سال بارش اور آندھیوں کی وجہ سے دھان کی فصل کو کافی نقصان ہوا ہے اور اس کی پیداوار بھی متاثر ہوئی ہے۔جس کی وجہ سے سالِ رواں میں گذشتہ سال کی قیمتوں کے مقابلہ میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔آئندہ مہینوں میں نئی فصل کی رسد میں اضافہ کی وجہ سے قیمتوں میں مزید کمی متوقع ہے۔درج ذیل گوشوارے میں چاول باسمتی کی حالیہ گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

نرخ 40 کلوگرام

منڈی	نومبر 06	اکتوبر 06	نومبر 05
لاہور	1227	1280	1200
فیصل آباد	1200	1168	1075
سرگودھا	1077	1195	1036
ملتان	1207	1204	1112
گوجرانوالہ	1203	1187	1100
اوکاڑہ	1197	1194	870
راولپنڈی	1283	1280	1000
رحیم یارخان	1180	1175	970
اوسط	**1199**	**1215**	**105**

چاول اری

چاول اری ملکی برآمدات میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔پاکستان میں اس وقت چاول اری تقریباً 1.7 ملین ایکٹر رقبہ پر کاشت ہو رہا ہے۔اور اس کی پیداوار 1.9 ملین ٹن ہے۔پیداواری لحاظ سے صوبہ سندھ کا حصہ 71.55 اور صوبہ پنجاب کا حصہ 15.95 فیصد ہے جبکہ پیداوار بالترتیب 1.20 اور 0.27 ملین ٹن ہے۔سال 05-2004 میں پاکستان نے 2.01 ملین ٹن چاول اری برآمد کئے جس سے 28.51 ارب روپے کا زرِمبادلہ حاصل ہوا۔ ماہ ستمبر میں صوبہ سندھ کی اری چاول کی نئی فصل منڈی میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔جس کی وجہ سے منڈی میں اس کی رسد میں اضافہ ہو جاتا ہے اور نئی فصل کی پرانی فصل کے مقابلہ میں قیمت کم ہوتی ہے۔ درج ذیل گراف میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چاول اری کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

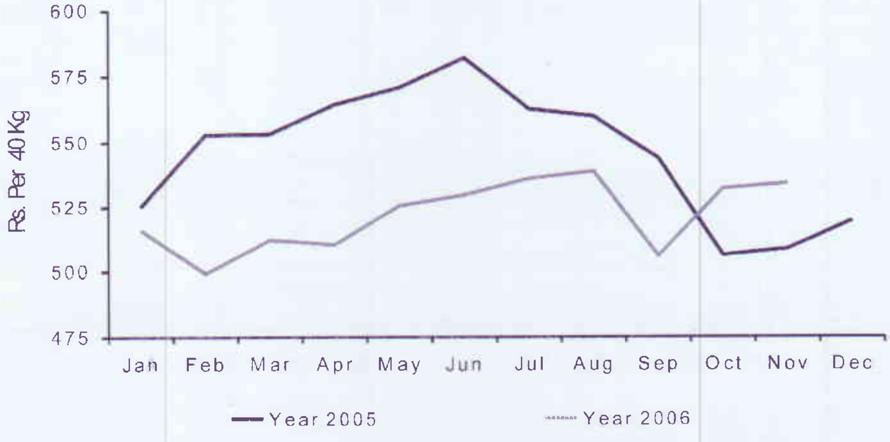

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اس کی قیمت میں استحکام دیکھنے میں آیا۔ سندھ اری چاول پیدا کرنے والا بڑا صوبہ ہے۔ صوبہ سندھ کی فصل کے ساتھ ساتھ صوبہ پنجاب کی فصل بھی اس وقت منڈی میں آچکی ہے۔ اِسکے باوجود مقامی منڈی میں اس کی قیمت بڑھ رہی ہے۔ اس سال بارش اور آندھیوں کی وجہ سے دھان کی فصل کو کافی نقصان ہوا ہے اور اس کی پیداوار بھی متاثر ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے سالِ رواں کی نسبت گذشتہ سال کی قیمتوں کے مقابلہ میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ علاوہ ازیں برآمد کنندگان کا اپنے اہداف حاصل کرنے کیلئے بڑی مقدار میں اری چاول کی دوسرے مما لک کو برآمد ہے۔

نرخ 40 کلوگرام

منڈی	نومبر 06	اکتوبر 06	نومبر 05
لاہور	520	522	510
فیصل آباد	472	477	470
سرگودھا	561	548	537
ملتان	519	540	561
گوجرانوالہ	547	572	466
اوکاڑہ	569	580	505
راولپنڈی	550	568	543
رحیم یار خان	515	522	548
اوسط	**534**	**544**	**513**

چینی سفید

رقبہ کے لحاظ سے گنے کا شمار گندم، کپاس اور چاول کے بعد ہوتا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر چینی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے گنے کی پیداوار میں اضافہ ناگزیر ہے۔ اس وقت ملک میں 75 سے زائد چینی کے کارخانے ہیں، ان کارخانوں نے بھی زرعی ماہرین کی وساطت سے جدید اقسام اور جدید طریقوں سے کماد کی کاشت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ لیکن ان تمام تر کاوشوں کے باوجود کماد کے زیر کاشت رقبہ میں ضرورت کے مطابق اضافہ نہ ہوا ہے بلکہ کمی ہوئی ہے۔ پاکستان میں کماد کی اوسط فی ایکڑ پیداوار 494 من ہے، جو کہ عالمی اوسط پیداوار 600 من فی ایکڑ کے مقابلہ میں کافی کم ہے۔ پاکستان کماد کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا میں پانچویں نمبر پر ہے۔ چینی کی بڑھتی ہوئی طلب کیلئے ضروری ہے کہ اس کی فی ایکٹر پیداوار کو بڑھایا جائے۔ اس طرح ہم اس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں پر بھی کنٹرول کر سکتے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں نومبر کے مہینے میں کماد کی نئی فصل کرشنگ کے لئے تیار ہوتی ہے۔ اور منڈی میں چینی کی رسد میں اضافہ کی وجہ سے باقی مہینوں کی نسبت ان مہینوں میں اس کی قیمت میں نمایاں کمی دیکھنے میں آتی ہے۔ پچھلے سال کماد کی پیداوار میں کافی کمی رہی تھی جس کی وجہ سے چینی کی قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ دیکھنے میں آیا۔

امسال حکومت نے چینی کی قیمت 34 روپے فی کلوگرام مقرر کی ہے۔جس کی وجہ سے اب چینی کی قیمت میں استحکام ہوا ہے۔مندرجہ ذیل گراف میں چینی سفید کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

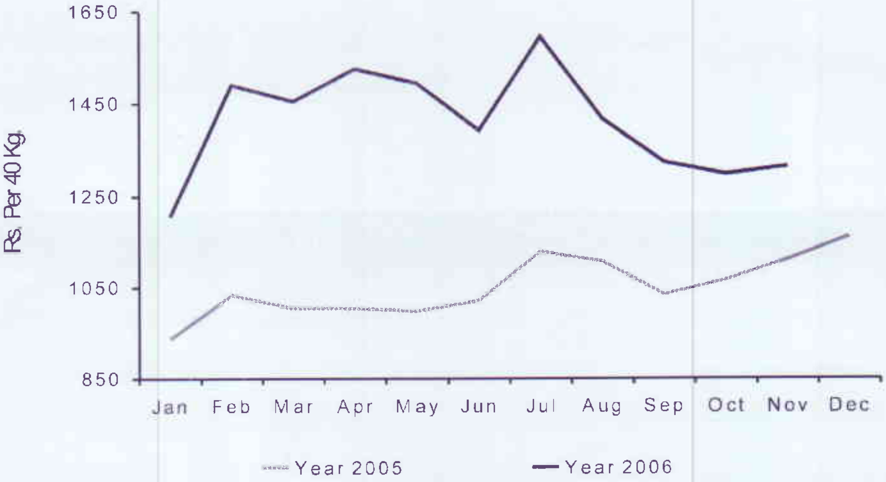

گزشتہ ماہ کی نسبت چینی کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی ہے جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اس وقت کماد کی فصل کرشنگ کیلئے تیار ہے، بلکہ کئی ملوں نے اس کی کرشنگ بھی شروع کر دی ہے۔جبکہ گذشتہ دو تین ماہ سے قیمتوں میں کمی کا رجحان رہا ہے۔اس کی وجہ منڈی میں اسکی رسد میں اضافہ ہے۔صوبہ پنجاب اور سندھ میں گنے کی کرشنگ شروع ہونے کی وجہ سے درآمد کنندگان کو اپنا سٹاک منڈی میں لانا پڑا۔جس کی وجہ سے چینی کی قیمتیں کم ہو رہی ہیں۔لیکن گزشتہ سال کے مقابلہ میں یہ قیمتیں زیادہ ہیں۔درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چینی کی حالیہ گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

نرخ 40 کلوگرام

منڈی	نومبر 06	اکتوبر 06	نومبر 05
لاہور	1304	1307	1132
فیصل آباد	1288	1272	1094
سرگودھا	1327	1306	1119
ملتان	1302	1280	1094
گوجرانوالہ	1311	1320	1116
اوکاڑہ	1310	1304	1099
راولپنڈی	1355	1315	1125
رحیم یار خان	1340	1299	1086
اوسط	**1314**	**1300**	**1111**

چنا سیاہ

پاکستان میں چنے کی کاشت تمام صوبوں میں کی جاتی ہے۔ دالوں کے زیرِ کاشت کُل رقبہ کے تقریباً تین چوتھائی رقبہ پر چنے کاشت کئے جاتے ہیں۔ اور اِس میں زیادہ حصّہ صوبہ پنجاب کا ہے۔ پنجاب کے بعد صوبہ سرحد چنے پیدا کرنے والا دوسرا بڑا صوبہ ہے۔ صوبہ پنجاب میں ہر سال 22 لاکھ ایکٹر رقبہ پر چنے کی کاشت کی جاتی ہے۔ جس میں 92 فیصد رقبہ بارانی اور 8 فیصد نہری علاقہ جات میں کاشت کیا جاتا ہے۔ بارانی رقبہ میں زیادہ تر تھل کے اضلاع مثلاً بھکر، خوشاب، جھنگ، لیہ اور میانوالی میں کاشت کیا جاتا ہے۔ گذشتہ سال چنے کی پیداوار میں 39.3 فی صد کمی ہوئی جس کی مختلف وجوہات ہیں۔ چنے کی زیادہ تر کاشت بارانی رقبہ پر ہوتی ہے۔ اور چنے کی فصل کو بوائی کے وقت بارش کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن گذشتہ سال چنے کی فصل کی بوائی اور بڑھوتری کے وقت کم بارشوں کی وجہ سے اِس کے زیرِ کاشت رقبہ اور پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔ مزید برآں برداشت کے وقت زیادہ بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے چنے کی فصل تقریباً تباہ ہوگئی تھی۔ پیداوار میں کمی کے باعث گذشتہ سال کی نسبت اس سال چنے کی قیمت میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ مندرجہ ذیل گراف میں چنا سیاہ کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

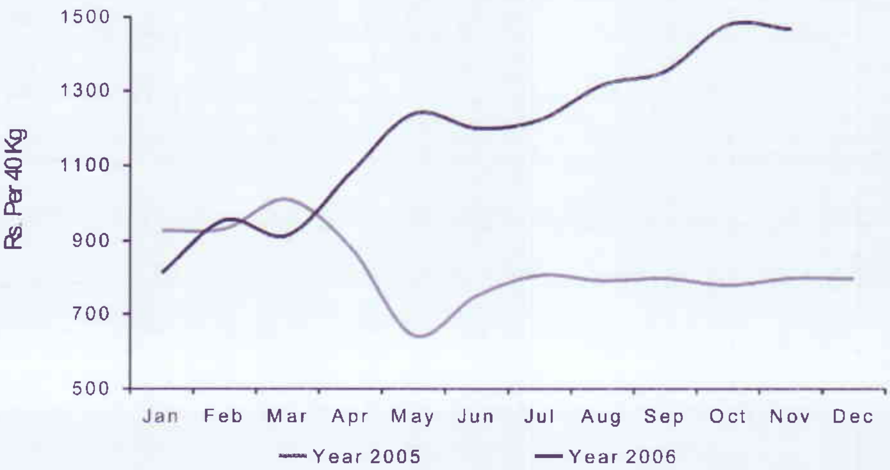

مجموعی طور پر اِس سال چنے کی قیمت گزشتہ سال کے مقابلہ میں کافی زیادہ رہی۔ اِسکی بنیادی وجہ منڈی میں چنے کی رسد میں نمایاں کمی ہے۔ زیادہ بارشوں کی وجہ سے اِس سال چنے کی فصل بری طرح سے متاثر ہوئی تھی۔ اور چنے کی پیداوار منڈی میں اس کی طلب کو پورا کرنے کیلئے ناکافی رہی۔ اِس صورتحال کو مدِنظر رکھتے ہوئے حکومت نے آئندہ سال کیلئے اس کا پیداواری ہدف سات لاکھ ٹن مقرر کیا ہے۔ صوبہ پنجاب میں چنے کی فصل اپریل اور صوبہ سندھ کی فصل مارچ کے مہینے سے منڈی میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔ نئی فصل کے منڈی میں آنے سے اس کی قیمتیں دوسرے مہینوں کی نسبت کم ہو جاتی ہیں اِسلئے اپریل تک چنے کی قیمتں موجودہ سطح پر برقرار رہنے کی توقع ہے۔

درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چنا سیاہ کی امسال اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

نرخ 40 کلوگرام

منڈی	نومبر 06	اکتوبر 06	نومبر 05
لاہور	1537	1474	834
فیصل آباد	1406	1456	767
سرگودھا	1338	1460	755
ملتان	1402	1483	792
گوجرانوالہ	1549	1537	851
اوکاڑہ	1495	1407	835
راولپنڈی	1560	1565	887
رحیم یار خان	1407	1368	815
اوسط	**1470**	**1483**	**817**

مونگ

پاکستان میں مونگ کی فصل صوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ کاشت کی جاتی ہے جو کہ رقبہ اور پیداوار دونوں لحاظ سے تقریباً 90 فیصد ہے۔ صوبہ پنجاب میں مونگ کی فصل تھل کے علاقہ میں بڑی کامیابی سے کاشت کی جاتی ہے۔ مونگ کی کاشت زیادہ تر میانوالی، بھکر، لیہ، اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں کی جاتی ہے۔ جو کہ پنجاب میں مونگ کے زیرِ کاشت رقبہ کا 84 فیصد بنتا ہے۔ ہماری روزمرّہ کی خوراک کو متوازن بنانے کیلئے اور ملک کی آبادی میں مسلسل اضافے کے پیشِ نظر دالوں کی پیداوار میں اضافہ بہت ضروری ہے۔ پیداوار میں اضافہ دو ہی صورتوں میں ممکن ہوسکتا ہے ایک زیرِ کاشت رقبہ میں اضافہ کیا جائے اور دوسرا جدید زرعی عوامل کو بروئے کار لا کر فی ایکٹر پیداوار میں اضافہ کر کے اس کی رسد کو طلب کے مطابق بڑھایا جائے اس طرح قیمتوں میں بھی استحکام لایا جاسکتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں مونگ کی فصل اکتوبر اور صوبہ سندھ کی فصل ستمبر کے مہینے سے منڈی میں آنا شروع ہوجاتی ہے۔ نئی فصل کے منڈی میں آتے ہی اس کی قیمتیں کم ہوجاتی ہیں۔ نیچے دیئے گئے گراف میں مونگ کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

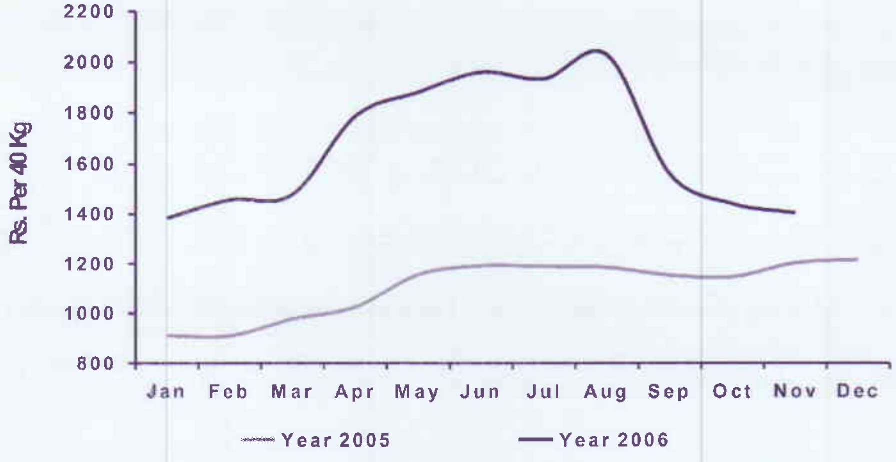

گزشتہ سال مونگ کے زیرِ کاشت رقبہ میں 15.2 فیصداور پیداوار میں 12.6 فیصد کمی رہی۔کم پیداوار منڈی میں رسد کی کمی اور قیمتوں میں اضافہ کا باعث رہی۔نئی فصل کی منڈی میں آمد کے ساتھ ہی قیمتوں میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔اس سال پنجاب میں مونگ کے زیرِ کاشت رقبہ میں مزید کمی رہی اسلئے آنے والے مہینوں میں اِس کی قیمت میں بتدریج اضافہ ہوسکتا ہے۔درج ذیل گوشوارے میں مونگ کی اِمسال اورگزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

نرخ 40 کلوگرام

منڈی	نومبر06	اکتوبر06	نومبر05
لاہور	1560	1648	1310
فیصل آباد	1265	1368	1206
سرگودھا	1268	1312	1122
ملتان	1363	1455	1169
گوجرانوالہ	1427	1418	1208
اوکاڑہ	1345	1080	1243
راولپنڈی	1597	1573	1328
رحیم یارخان	1483	1400	1267
اوسط	**1403**	**1408**	**1227**

ماش

پاکستان میں ماش کی فصل پیداواری لحاظ سےصوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ ہوتی ہے۔جو کہ ملک میں مونگ کے زیرِ کاشت رقبہ کا 84 فیصد بنتا ہے۔پاکستان میں ماش کے زیرِ کاشت رقبہ میں اضافہ نہیں ہو رہا جس کی وجہ یہ ہے کہ ماش کی زمینی اور موسمی اپنائیت بہت مخصوص ہےاور ماش کی فصل پکنے میں زیادہ وقت لیتی ہے۔علاوہ ازیں ماش کی فی ایکڑ پیداوار میں کمی کی وجوہات میں فصل کی تاخیر سے کاشت، پیداواری ٹیکنالوجی کو نہ اپنانا،فصل کی بے ھنگم بڑھوتی، کیڑوں اور بیماریوں کا حملہ جڑی بوٹیوں کی بہتات اور برداشت میں تاخیر ہیں۔ہماری روزمرّہ کی خوراک کومتوازن بنانے کیلئے اور ملک کی آبادی میں مسلسل اضافے کے پیشِ نظر دالوں کی پیداوار میں اضافہ بہت ضروری ہے۔ماش کی فصل نومبر اور دسمبر کے مہینے سے منڈی میں آنا شروع ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے اس کی رسد میں اضافہ ہوجاتا ہےاور قیمتیں کم ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔نیچے دیئے گئے گراف میں ماش کی حالیہ اورگزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

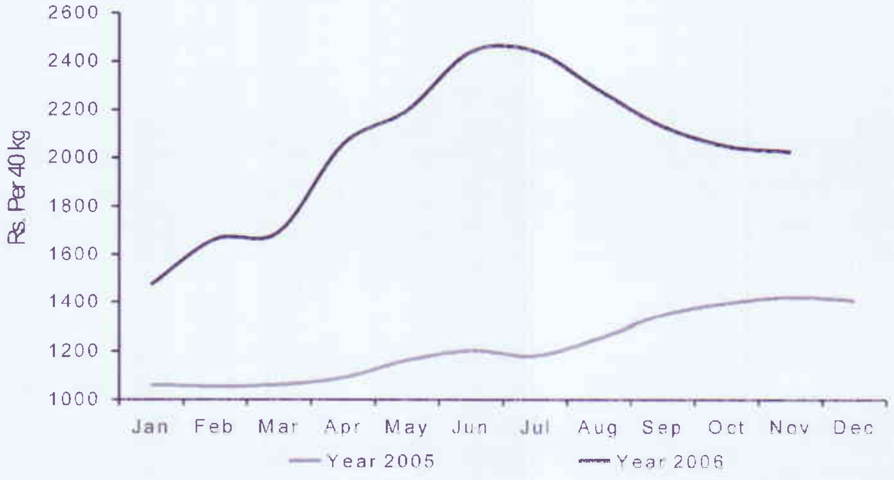

پاکستان میں ماش کی فصل پیداواری لحاظ سے صوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں گذشتہ فصل کے زیرِ کاشت رقبہ میں 23.7 فیصد کمی رہی مزید براں زیادہ بارشوں کی وجہ سے فصل بری طرح متاثر ہوئی اور پیداوار میں 9.8 فیصد کمی واقع ہوئی۔ نتیجے کے طور پر منڈی میں رسد کم رہی اور قیمت میں گذشتہ سال کی نسبت کئی گنا اضافہ ہوا تھا۔ لیکن نئی فصل کے آنے کی وجہ سے منڈی میں اس کی قیمتوں میں کمی ہو رہی ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں ماش کی حالیہ گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

نرخ 40 کلوگرام

منڈی	نومبر06	اکتوبر06	نومبر05
لاہور	2297	2344	1568
فیصل آباد	1826	1844	1264
سرگودھا	2016	2048	1420
ملتان	1854	1858	1332
گوجرانوالہ	2077	2136	1518
اوکاڑہ	2057	2120	1499
راولپنڈی	2033	2200	1440
رحیم یار خان	2103	2033	1400
اوسط	**2023**	**2079**	**1434**

مسور

صوبہ پنجاب میں مسور کا تقریباً 70 فیصد بارانی اور 30 فیصد آبپاش رقبہ کاشت کیا جاتا ہے۔ جن میں راولپنڈی، چکوال، منڈی بہاؤالدین، گجرات نارووال، گوجرانوالہ، میانوالی، جھنگ، لیہ اور راجن پور شامل ہیں۔ جو کہ کل صوبہ پنجاب کے زیرِ کاشت رقبہ کا 80 فیصد بنتا ہے۔ صوبہ پنجاب کے بارانی علاقوں میں مسور کی کاشت کا وقت شروع اکتوبر سے آخر اکتوبر تک ہے۔ جبکہ نہری علاقوں میں وسط اکتوبر سے وسط نومبر تک ہے۔ زیادہ زرخیز زمین اور زیادہ بڑھوتری والے علاقوں میں مسور کی بوائی وسط نومبر سے آخر نومبر تک ہوتی ہے۔ ستمبر میں کماد کی فصل میں مسور کی کاشت بڑی کامیاب ثابت ہوتی ہے۔ اس سے کاشتکار کو پندرہ من فی ایکڑ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ جون کے مہینے میں مسور کی نئی فصل منڈی میں آنا شروع ہو جاتی ہے اور نئی فصل کی رسد کے ساتھ ہی قیمتوں میں نمایاں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ نیچے دیئے گئے گراف میں مسور کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

گذشتہ فصل اپنے اختتام پر ہے۔گذشتہ سال مسور کے زیر کاشت رقبہ میں نمایاں کمی رہی جس کی وجہ سے پیداوار میں 13.5 فیصد کمی واقع ہوئی۔نتیجہ کے طور پر پنجاب کی بڑی منڈیوں میں قیمتوں میں اضافہ نمایاں رہا۔نئی فصل کی بوائی ہو چکی ہے۔امسال حکومت نے صوبہ پنجاب کیلئے مسور کی فصل کیلئے پیداواری ہدف 28 ہزار ٹن مقرر کیا ہے۔تا کہ اس کی بڑھتی ہوئی قیمت پر قابو پایا جا سکے۔لیکن مقامی فصل کی رسد منڈی میں طلب کے مقابلہ میں نا کافی ہوتی ہے جسے پورا کرنے کیلئے اس کو زیادہ تر درآمد کیا جاتا ہے۔اِسلئے منڈی میں اسکی قیمت کا زیادہ تر انحصار درآمدی مقدار اور بین الاقوامی قیمت پر منحصر ہوتا ہے۔درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی نومبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں سے موازنہ کیا گیا ہے۔

نرخ 40 کلوگرام

منڈی	نومبر 06	اکتوبر 06	نومبر 05
لاہور	1327	1314	1394
فیصل آباد	1285	1386	1262
سرگودھا	1400	1435	1185
ملتان	1339	1333	1397
گوجرانوالہ	1432	1436	1458
اوکاڑہ	1422	1400	1221
راولپنڈی	1530	1540	1400
رحیم یارخان	1313	1273	1505
اوسط	**1391**	**1406**	**1331**

پیاز

پاکستان میں پیاز کی کُل پیداوار تقریباً 1764900 ٹن ہے۔جس میں 40 فیصد حصہ صوبہ سندھ، 33 فیصد حصہ صوبہ بلوچستان، 15 فیصد حصہ صوبہ پنجاب اور 12 فیصد حصہ صوبہ سرحد کا ہے۔پیاز کو زیادہ دیر تک محفوظ نہیں کیا جا سکتا، یہ جلد خراب ہو جانے والی سبزی ہے۔زیادہ درجہ حرارت اور نمی اس کی تازگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔پیاز کی مناسب نشوونما، اس کی بہتر برداشت اور بعداز برداشت سنبھال کے لئے درمیانہ درجہ حرارت اور خشک موسم انتہائی لازم ہے۔کہر اور شدید سردی اس پر بہت بری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔اور ان حالات میں پیاز کی فصل تباہ ہو جاتی ہے۔پاکستان میں پیاز کی کاشت کے موسم میں بہت تغیر پایا جاتا ہے۔پیاز کی فصل کے لئے خشک اور صاف موسم موزوں سمجھا جاتا ہے۔یہ فصل سارا سال ملک کے مختلف خطہ جات سے منڈیوں کو مہیا کی جاتی ہے۔ پنجاب پاکستان کا سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ ہے۔آبادی کے لحاظ سے پنجاب کو دوسروں صوبوں سے زیادہ اشیاء خورد ونوش کی ضرورت ہوتی ہے۔پنجاب کی اپنی پیداوار اس ضرورت کو پورا نہیں کر سکتی۔دوسروں صوبوں سے پیاز کی سارا سال رسد اس کی قیمت میں استحکام کا باعث بنتی ہے۔جن ماہ میں صوبہ پنجاب سے پیاز منڈی میں آتا ہے ان دنوں پیاز کی قیمت دوسرے صوبوں سے آنے والی رسد سے کافی کم ہوتی ہے۔

نیچے دیئے گئے گراف میں پیاز کی ماہ نومبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں سے ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

اس وقت منڈی میں پیاز کی رسد صوبہ سندھ سے ہو رہی ہے۔ بدقسمتی سے اس سال صوبہ سندھ کی پیاز کی 80 فیصد فصل شدید بارشوں کی وجہ سے تباہ ہوگئی رسد میں کمی واقع ہونے کے باعث قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ منڈی میں طلب کے مقابلہ میں رسد بہت کم ہے۔ پیاز کی اس کمی کو انڈیا اور ایران سے درآمد کر کے کچھ حد تک پورا کیا جا رہا ہے۔ لیکن پیاز کی قیمتوں میں اضافہ کا رجحان رہا۔ نتیجہ کے طور پر گزشتہ ماہ کی نسبت پنجاب کی بڑی منڈیوں میں قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس وقت پیاز کی آئندہ دنوں میں قیمتوں کے بارے میں درست اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ اس کا انحصار پیاز کی درآمد ہونے والی مقدار پر ہوگا۔ قیمتوں میں نمایاں کمی مئی میں صوبہ پنجاب کی فصل کے آنے پر واقع ہوگی۔ درج ذیل گوشوارے میں ماہ نومبر کے دوران پیاز کی رسد اور اُس کے ذرائع بیان کیے گئے ہیں۔

(ٹرک)

تاریخ	2005				2006			
	سندھ	کوئٹہ	انڈیا	میزان	سندھ	کوئٹہ	انڈیا	میزان
20-11-06	21	4	0	**25**	2	2	8	**12**
21-11-06	18	6	0	**24**	3	3	11	**17**
22-11-06	21	4	0	**25**	6	2	6	**14**
23-11-06	15	4	0	**19**	5	1	8	**14**
24-11-06	14	3	0	**17**	5	1	9	**15**
25-11-06	16	3	0	**19**	4	2	14	**20**
26-11-06	26	3	0	**29**	11	1	11	**23**
27-11-06	37	4	0	**41**	6	2	13	**21**
28-11-06	25	7	0	**32**	6	2	16	**24**
29-11-06	23	5	0	**28**	9	1	10	**20**
30-11-06	27	8	0	**35**	4	1	18	**23**

درج ذیل گوشوارے میں پیاز کی اس سال اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

نرخ 40 کلوگرام

منڈی	نومبر 06	اکتوبر 06	نومبر 05
لاہور	1033	876	344
فیصل آباد	966	786	320
سرگودھا	1193	828	326
ملتان	975	728	294
گوجرانوالہ	1010	726	264
اوکاڑہ	987	590	323
راولپنڈی	1065	768	415
رحیم یار خان	1000	625	320
اوسط	**1033**	**757**	**327**

ٹماٹر

ٹماٹر سارا سال استعمال ہونے والی ایک اہم سبزی ہے۔ عام حالت میں ٹماٹر کو زیادہ دیر تک محفوظ نہیں رکھا جا سکتا، کیونکہ اس کے اندر بہت زیادہ پانی موجود ہوتا ہے۔ تاہم کیمیائی طریقہ سے محفوظ کی گئی حالت مثلاً ٹماٹر پیسٹ اور ٹماٹر کیچپ وغیرہ کی شکل میں اسے زیادہ دیر تک محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں ٹماٹر کی کُل پیداوار تقریباً 412800 ٹن ہے۔ جس میں 45 فیصد حصہ صوبہ سرحد، 26 فیصد حصہ صوبہ بلوچستان، 19 فیصد حصہ صوبہ پنجاب اور 10 فیصد حصہ صوبہ سندھ کا ہے۔

پنجاب پاکستان کا سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ ہے۔ آبادی کے لحاظ سے پنجاب کو دوسروں صوبوں سے زیادہ اشیاء خورد و نوش کی ضرورت رہتی ہے۔ پنجاب کی اپنی پیداوار اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ناکافی ہوتی ہے۔ دوسروں صوبوں سے ٹماٹر کی سارا سال رسد اس کی قیمت میں استحکام کا باعث بنتی ہے۔ جن مہینوں میں صوبہ پنجاب سے ٹماٹر منڈی میں آتا ہے ان دنوں ٹماٹر کی قیمت دوسرے صوبوں سے آنے والی رسد سے کافی کم ہوتی ہے۔ لیکن ملکی آمد و رفت کے وسائل، سڑکوں کی حالت، شدید موسمی حالات اور ٹماٹر کی نازک طبع فصل کی بنا پر مختلف علاقہ جات کے مابین اس کی تجارتی ترسیل پر خاصے اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ اسی وجہ سے ٹماٹر کی قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے اور کبھی کبھار اس کی قیمتیں زمین و آسمان کا فرق ظاہر کرتی ہیں۔

نیچے دیئے گئے گراف میں ٹماٹر کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

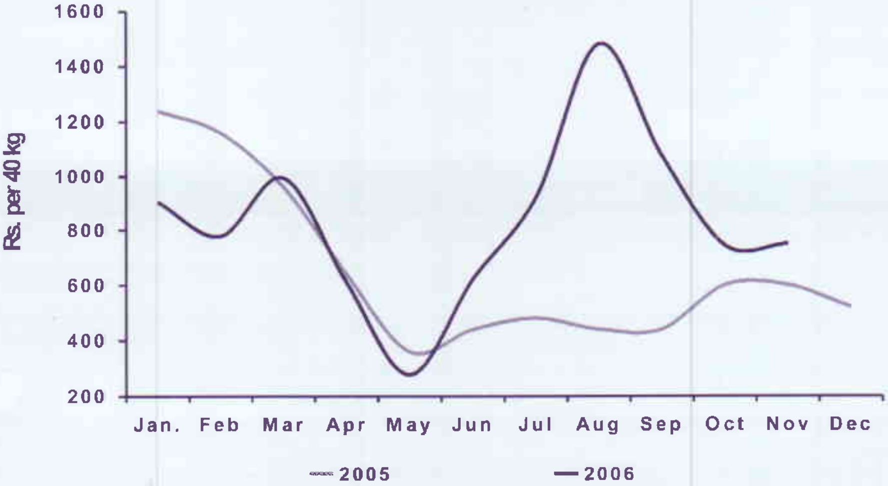

صوبہ پنجاب کی منڈیوں میں ٹماٹر کی رسد اپریل سے جون تک رہتی ہے۔ اور ان مہینوں میں ٹماٹر کی قیمت بہت کم ہوتی ہے بعض اوقات تو کاشتکار کو ان کی محنت کا صحیح معاوضہ بھی نہیں مل پاتا۔ آجکل ٹماٹر کی رسد صوبہ بلوچستان سے ہو رہی ہے۔ گزشتہ مہینوں میں ٹماٹر کی قیمتوں میں اضافہ رہا کیونکہ صوبہ بلوچستان کی فصل بارشوں کی وجہ سے متاثر ہوئی تھی۔ آجکل موسم کی خرابی کی وجہ سے صوبہ بلوچستان سے ٹماٹر کی رسد میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ اس وجہ سے گذشتہ ماہ کی نسبت قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارے میں ٹماٹر کی اس سال نومبر اور اکتوبر کے دوران اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

نرخ 40 کلوگرام

منڈی	نومبر 06	اکتوبر 06	نومبر 05
لاہور	783	768	704
فیصل آباد	740	724	626
سرگودھا	900	968	568
ملتان	630	628	475
گوجرانوالہ	647	632	632
اوکاڑہ	835	747	660
راولپنڈی	717	907	613
رحیم یار خان	858	843	552
اوسط	**764**	**777**	**604**

آلو

پاکستان میں آلو کی پیداوار میں صوبہ پنجاب کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ جو کہ 86 فیصد ہے۔ صوبہ سرحد کا پیداوار میں حصہ 8 فیصد ہے۔ پنجاب پاکستان کا سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ ہے۔ آبادی کے لحاظ سے پنجاب کو دوسروں صوبوں سے زیادہ اشیاء خوردونوش کی ضرورت ہوتی ہے۔ پنجاب کی اپنی پیداوار اس ضرورت کو پورا نہیں کرسکتی۔ دوسروں صوبوں سے آلو کی سارا سال رسد اس کی قیمت میں استحکام کا باعث بنتی ہے۔ جس موسم میں صرف صوبہ پنجاب کا آلو

منڈی میں آتا ہےان دنوں آلو کی قیمت نسبتاً کم ہوتی ہے جو منڈی میں صوبہ پنجاب کی فصل کی رسد کم ہونے کے ساتھ ہی بڑھنا شروع ہوجاتی ہے۔ جون کے مہینہ سے وسط نومبر تک آلو کی قیمتیں زیادہ ہوتی ہیں کیونکہ ان مہینوں میں آلو کی رسد صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان سے ہوتی ہے۔ نیچے دیئے گئے گراف میں آلو کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

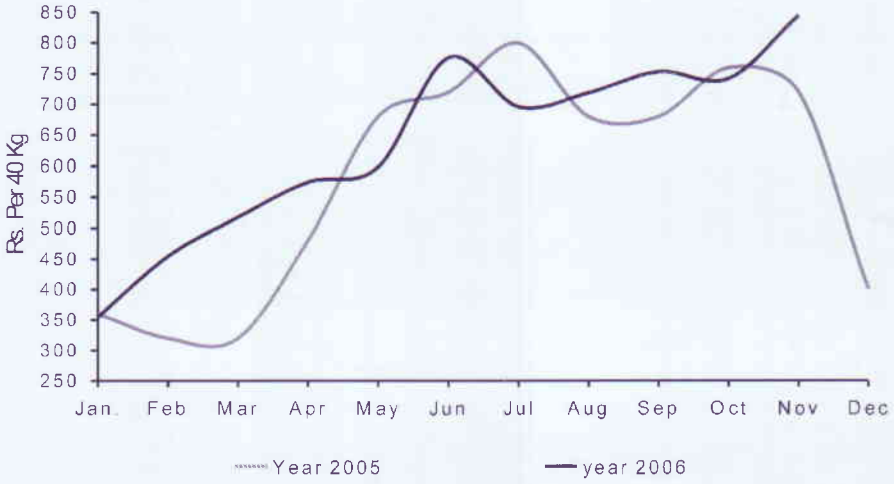

گزشتہ مہینوں میں آلو کی رسد صوبہ بلوچستان کے مختلف علاقہ جات سے ہورہی تھی۔ یہ رسد اکتوبر کے مہینہ تک منڈی کی طلب کو پورا کرتی ہے۔ صوبہ بلوچستان کی فصل کے ختم ہوجانے اور نتیجہ کے طور پر منڈی میں رسد میں کمی کی وجہ سے آلو کی طلب کو پورا کرنے اور قیمتوں میں استحکام کیلئے اسے افغانستان سے بھی درآمد کیا گیا۔ یہی وجہ تھی کہ نومبر کے آخری عشرہ تک آلو کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا نومبر کے آخری عشرہ سے صوبہ پنجاب کی نئی فصل کی منڈی میں رسد شروع ہوچکی ہے، جسکے ساتھ ہی آلو کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ اور آئندہ مہینوں میں اسکی قیمت میں مزید کمی متوقع ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں آلو کی حالیہ گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

نرخ 40 کلوگرام

منڈی	نومبر 06	اکتوبر 06	نومبر 05
لاہور	857	792	732
فیصل آباد	827	838	724
سرگودھا	902	864	716
ملتان	808	770	841
گوجرانوالہ	760	728	680
اوکاڑہ	857	788	729
راولپنڈی	802	720	673
رحیم یار خان	950	905	782
اوسط	**830**	**786**	**728**

سرخ مرچ

پاکستان میں مرچ کی رسد زیادہ تر صوبہ سندھ سے ہوتی ہے۔ مرچ کی پیداوار میں صوبہ سندھ کا حصہ 85% فیصد ہے۔ صوبہ سندھ میں دو فصلیں خریف اور ربیع پیدا کی جاتی ہیں۔ صوبہ پنجاب کے میدانی علاقوں میں سال کے دوران اسے ایک مرتبہ موسمِ خریف میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پیداوار کے لحاظ سے صوبہ پنجاب کا حصہ 13 فیصد ہے۔ اسلئے پنجاب کی فصل کے آنے سے مرچ کی قیمتوں میں کوئی خاطر خواہ کمی واقع نہیں ہوتی۔ صوبہ سندھ کی خریف کی فصل نومبر اور ربیع کی فصل فروری کے مہینے سے منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔ اور نئی فصل کی منڈی میں رسد کے ساتھ ہی باقی مہینوں کی نسبت سرخ مرچ کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آتی ہے۔ نیچے دیئے گئے گراف میں سرخ مرچ کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

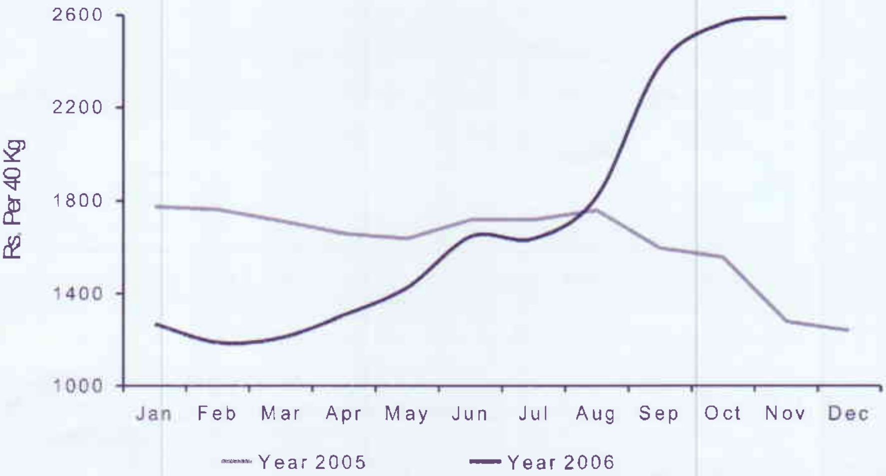

اس وقت منڈی میں مرچ کی رسد صوبہ سندھ سے ہو رہی ہے۔ ۔ صوبہ سندھ کی فصل چونکہ بارشوں کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوئی تھی اسلیئے پیداوار کم ہونے کی وجہ سے رسد میں کمی رہی۔ نتیجہ کے طور پر پنجاب کی بڑی منڈیوں میں قیمتوں میں گزشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافہ رہا۔ صوبہ سندھ کی ربیع کی فصل کی برداشت فروری سے شروع ہوگی اور اِسکے منڈی میں آنے تک قیمتیں زیادہ رہنے کی توقع ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں سرخ مرچ کی حالیہ گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

نرخ 40 کلوگرام

منڈی	نومبر 06	اکتوبر 06	نومبر 05
لاہور	3343	3022	1430
فیصل آباد	2100	2323	1200
سرگودھا	2383	2578	1300
ملتان	3087	2516	1232
گوجرانوالہ	2652	2364	1302
اوکاڑہ	2333	1993	1542
راولپنڈی	2213	2780	1413
رحیم یار خان	2857	3120	1420
اوسط	**2587**	**2511**	**1345**

زرعی خبریں

صوبہ پنجاب کی مندرجہ ذیل پھل وسبزی منڈیاں کم رقبہ پر واقع ہونے کی وجہ سے عوام کی بڑھتی ہوئی خوراک کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے نا کافی ہیں۔ لہٰذا انھیں کھلی جگہ پر منتقل کیا جارہا ہے۔

1- سبزی وپھل منڈی بہاولپور	7- سبزی وپھل منڈی سمندری	13- سبزی وپھل منڈی چک جھمرہ
2- غلہ منڈی رحیم یارخان	8- سبزی وپھل منڈی تلہ گنگ	14- سبزی وپھل منڈی شیخوپورہ
3- غلہ منڈی گوجرانوالہ	9- غلہ اور سبزی وپھل منڈی ملکہ ہنس	15- سبزی وپھل منڈی سلانوالی
4- غلہ اور سبزی وپھل منڈی چک مدرسہ (ضلع بہاولنگر)	10- غلہ اور سبزی وپھل منڈی بونگہ حیات	16- سبزی وپھل منڈی الہ آباد
5- سبزی وپھل منڈی گجرات	11- سبزی وپھل منڈی بھیرہ	
6- سبزی وپھل منڈی بھلوال	12- سبزی وپھل منڈی بھکر	

اس سلسلہ میں وزیرِ اعلیٰ پنجاب جناب چوہدری پرویز الٰہی نے بہاولپور میں نئی سبزی وپھل منڈی کا مورخہ 06-11-15 کو افتتاح کیا

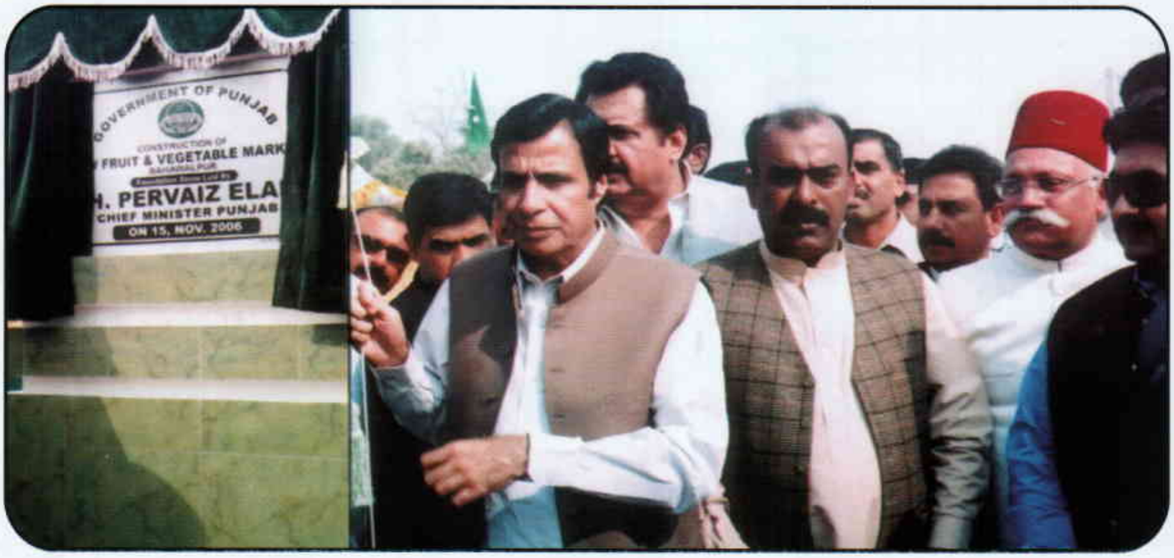

ڈائریکٹر زراعت (معاشیات وتجارت) پنجاب جناب چوہدری اشفاق حسین ہمراہ ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی جناب چوہدری عبدالقادر خاں، نئی غلہ اور پھل وسبزی منڈی خانقاہ ڈوگراں میں بنانے کیلئے جگہ کا معائنہ کر رہے ہیں۔

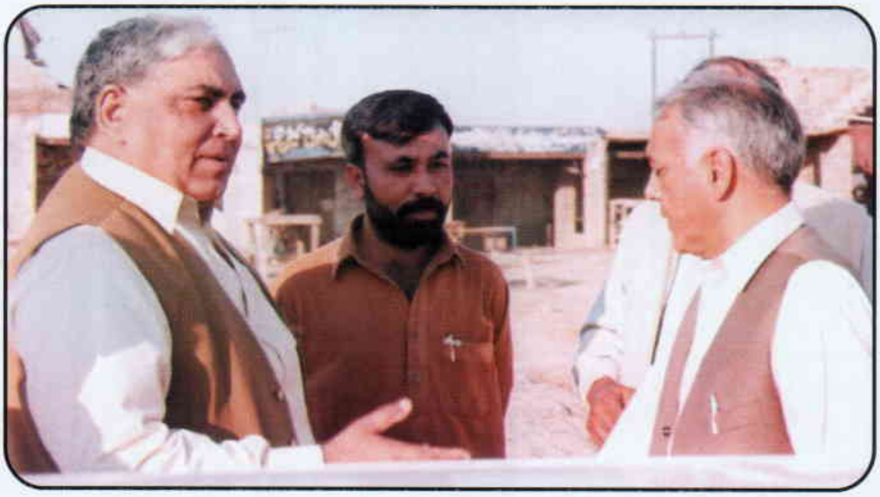

Cotton Arrival Statement as on 1st December. 2006

Sr. No.	Name of District	Arrival	Pressing	Number of Bales Sold To			Total B/S Sold	Stock of Unsold B/S	Stock of Unginned B/S	Arrival as on 1-12-05	Difference
		Bales		T.C.P	Exporters	Textiles					
1	**Multan**	533701	439074	0	0	370238	370238	68836	94627	595998	-0.1045
2	**Lodhran**	362101	288579	0	0	240192	240192	48387	73522	377630	-0.0411
3	**Khanewal**	494633	449333	0	200	386100	386300	63033	45300	499210	0.0092
4	**Muzaffargarh**	480344	431,670	0	0	374443	374443	57227	48674	450541	0.0661
5	**Dera Ghazi Khan**	324551	277301	0	0	235774	235774	41527	47250	331122	(1.98%)
6	**Rajanpur**	410846	356266	0	0	329800	329800	26466	54580	408931	(0.47%)
7	**Leiah**	83155	78955	0	0	76300	76300	2655	4200	61955	0.3422
8	**Vehari**	642400	566950	0	0	491000	491000	75950	75450	686071	-0.0637
9	**Sahiwal**	309793	294843	0	0	271667	271667	23176	14950	303971	1.92%
10	**Pakpattan**	128463	123413	0	200	119900	120100	3313	5050	71669	79.24%
11	**Okara**	27300	26150	0	0	25050	25050	1100	1150	15400	77,27%
12	**Qasur**	14400	14000	0	0	13800	13800	200	400	19300	0.2539
13	**T.T.Singh**	176383	164473	0	0	158057	158057	6416	11910	190185	0.0726
14	**Faisalabad**	131849	125599	0	0	118992	118992	6607	6250	149220	0.1164
15	**Jhang**	140200	128100	0	0	127500	127500	600	12100	129200	(8.51%)
16	**Mianwali**	19100	17100	0	0	16800	16800	300	2000	6400	1.9844
17	**Bhakkar**	42490	37400	0	0	37200	37200	200	5090	26800	0.5854
	Sargodha	0	0	0	0	0	0	0	0	3700	-1
18	**Rahim Yar Khan**	1041900	763300	0	0	594400	594400	168900	278600	1062275	0.0192
19	**Bahawalpur**	1044940	828345	0	0	742900	742900	85445	216595	881850	0.1849
20	**Bahawalnagar**	703850	623200	0	8850	592750	601600	21600	80650	513500	0.3707
	Total of Punjab	**7E+06**	6034051	0	9250	5322863	5332113	701938	1078348	6784928	-0.0483
	Last Year's Total	6784928	5791890	0	7700	4746625	4754325	1037565	993038	7917340	(14.30%)n
1	**Hyderabad**	187678	164072	0	3600	141697	141297	18775	23606	159054	-0.18
2	**Tharparkar**	156617	152155	0	8800	136121	144921	7234	4462	163518	-0.0422
3	**Sanghar**	667046	615884	0	45100	508610	553710	62174	51162	776442	-0.1409
4	**Nawabshah**	174563	149485	0	0	114400	114400	35085	25078	235828	-0.2498
5	**Naushero Feroz**	141853	111305	0	400	93300	93700	17605	30548	138329	-0.0255
6	**Khairpur**	134264	90898	0	0	65000	65000	25898	43366	129234	-0.0389
7	**Ghotki**	185042	101453	0	0	29700	29700	71753	83589	186800	-0.0094
8	**Sukkar**	143641	92874	0	0	32800	32800	60074	50767	133574	0.0754
9	**Dadu**	67250	51013	0	200	48200	48400	2613	16237	62577	0.0747
10	**Balochistan**	8333	7000	0	0	6000	6000	1000	1333	10846	0.2317
	Total of Sindh	**2E+06**	1536139	0	58100	1175828	1233928	302211	330148	1996202	-0.0651
	Last Year's Total	1996202	1672605	0	44900	1288116	1333016	339589	323597	2171515	-0.0807
	Total of Pakistan	**9E+06**	7570190	0	67350	6498691	6566041	1004149	1408496	8781130	-0.0225
	Last Year's Total	8781130	7464495	0	52600	6034741	6087341	1377154	1316635	10088855	

machinery, a product of respective market prices and premium (1.138) was estimated. All non-tradable inputs (land, labor etc.) were valued at their relevant market prices.

At import parity price the value of DRC 0.7 indicated that Punjab has comparative advantage in production of sugar cane, as resource cost of producing sugar cane is less than its import cost. In other words Punjab by investing Rs.71.30 on sugar can production is saving Rs. 100 of domestic resources other wise incurred on import of sugar. The value of DRC was 0.60 and 0.738 for Sindh and Pakistan respectively showing the resource cost of producing sugarcane is less than its import cost The results showed economic profitability for the sugarcane grower at import parity price. It indicates Pakistan has competitiveness in world sugar market at foreign price level. Pakistan has comparative advantage in sugarcane production as import substitution crop. At import parity price sugarcane is under priced as compared with world prices. On the other hand the grower is almost paying the world prices for the tradable inputs.
While at export parity price of sugar the values of DRC were 1.79, 1.51 and 1.63 for Punjab, Sindh and Pakistan respectively. This suggested Pakistan has no comparative advantage in sugar cane production for export purposes and the resource cost of producing sugarcane is higher than its export price. Therefore it will be better for Pakistan to grow sugar cane only to maintain self sufficiency level as it will be cheaper in domestic market than to invest on import of sugar cane. It will not be feasible for country to grow for export purposes.

Recommendations:

- The recurring water shortage is posing a serious challenge to the large-scale cultivation of sugarcane being highly water consumptive crop. Therefore, there must be planned cultivation and area under sugarcane must be rationalized.
- The cultivation of improved varieties with rational use of inputs and improved crop management needs to be promoted for increase in sugar cane productivity.
- The market imperfections must be removed through marketing efficiency and institutionalization of market intelligence.
- The vertical integration rather than horizontal expansion of the sugar industry is the nee of the time. The value added products e.g. spirits, yeast, acetic acid, citric acid, glucose etc must be produced .The development of these products would help to reduce the cost of sugar which remains the principal produce.
- The sugar industry must spearhead the research and development efforts so as to meet its raw material requirements.

In the backdrop of its importance in country's economy, is imperative to assess economic efficiency and competitiveness of sugarcane crop production for rational allocation of the scarce resources to better alternative crops, in both scenarios of import and export.

The study of comparative advantage and competitiveness of sugar cane crop under future risk price is of great importance for Pakistan to determine its future potential of sugar cane production and sugar trade. It is further required to check bottlenecks in marketing mechanism that discourage competitiveness and rational allocation of the scarce resources, at import and export parity prices. Among the agricultural resources the irrigation water is a scarce and precious input that is decreasing day by day. Sugar cane is highly water consumptive crop that stands in the fields almost 12 months or more. The rational allocation of scarce resources between competing crops warrants an efficient economic criterion.

A study was conducted based on the time series cost of production (COP) data obtained from Agriculture Price Commission (APCom) collected for three harvesting years i.e. 2000-01 to 2002-03 for the two provinces Punjab and Sindh were utilized. The Domestic resource Cost ratio (DRC) was selected as an indicator of comparative advantage. The Policy Analysis Matrix (PAM) was selected as analytical framework. The Policy Analysis Matrix (PAM) is a computational framework developed by Monke and Pearson (1989) and augmented by Masters and Winter-Nelson (1995) for measuring, input use efficiency in production, comparative advantage and the degree of government interventions.). The PAM addresses three principal issues. First the impact of policy on comparative advantage and farm level profits, second the influence of investment policy on economic efficiency and comparative advantage and third the effects of agriculture research policy on changing technologies.

The PAM was designed in the study by incorporating revenues and costs, taken from private and social budgets of sugarcane crop. For preparing the social budgets the parity prices of sugarcane and fertilizer were used. The tradable inputs, for which the parity prices were not considered, were weighted by the premium i.e. ratio of shadow exchange rate (SER) to official exchange rate (OER). The data were then analyzed for assessing competitiveness and comparative advantage at production level. The measurement of comparative advantage and policy distortions in agriculture was developed through approaches Domestic Resource cost (DRC), Nominal Protection Co-efficient (NPC) and Effective Protection Co-efficient (EPC).

The import parity price of sugarcane and export parity price of sugarcane was indirectly estimated on the basis of fob (London) price of white sugar. The import parity prices of only fertilizers (DAP and potash) were estimated and all the other tradable inputs i.e. pesticides and

Future scenario of Sugarcane Crop in Pakistan

The sugarcane cultivation, well integrated with the cropping patterns prevailing in the various regions of the Pakistan, has played a vital role in the development of agriculture and industrial sectors. Its share in value added by major crops has varied between 14-18 per cent during the last 5 years. The cultivation of sugarcane, 4th largest crop in terms of area, has expanded at the average annual rate of 2.58 per cent during the last 20 years.

Sugarcane is cultivated in the Punjab, Sindh and the NWFP. Punjab's shares in area and production are estimated at 67 and 70 per cent, those of Sindh at 22 and 20 per cent respectively and NWFP at 11and 10 per cent respectively. The increasing cultivation of sugarcane, spreading over an area of one million hectares, has led to the establishment of the 2nd largest agro based industry in the country, comprising 78 sugar mills with potential to produce 5 Mt of sugar annually. Sugarcane farming, with its many forward and backward linkages, has provided avenues for large-scale employment and the sugar mills located in the countryside have promoted the cause of rural development. The sugar sector also makes handsome contribution to the public exchequer in the form of many levies and taxes.

The sugarcane production, marketing and processing continue to be confronted with a host of problems. The growers are faced with increasing input prices, water shortages, along with uncertain output prices. The industry due to its seasonal production cycle has been periodically saddled with large stocks of unsold sugar in the recent past. Due to falling production of sugarcane in the last years, the sugar sector has been in turmoil and some mills are reported to be out of production in these years .In view of its importance, sugar sector has been the focus of many policies and Government interventions. With the increase in liberalization of the economy, the Government intervention in the sector has declined and presently confined to the levying of regulatory import duty and the announcement of support/indicative prices of sugarcane. The fixation of the minimum support price is not meant to replace the market-determined price but to act as a minimum and guaranteed price for the growers and to correct the shortcomings of imperfect markets and of collusion among the sugar mills, especially in years of good harvest.

Agriculture Marketing Roundup

November, 2006

Agriculture Marketing Information Service
Directorate of Agriculture (Economics & Marketing)
Punjab, 21-Davis Road, Lahore. Ph: 042-9201094, 9200754